بنگلہ دیش: "اقلیّتوں کو مذہبی آزادی کی ضمانت ہونا چاہیے۔" — پوپ جان پال دوم

۲۴ اپریل کو بنگلہ دیش کے نامزد سفیر برائے ویٹی کن، جناب افتخار احمد چوہدری نے پوپ جان پال دوم کو اپنے کاغذاتِ نامزدگی پیش کرتے ہوئے کہا کہ "اگرچہ بنگلہ دیش میں کیتھولک برادری بہت چھوٹی ہے، تاہم اِس نے ملک کی سماجی، اقتصادی اور ثقافتی زندگی میں اپنے مثالی کردار سے ہمارے دلوں میں اپنے لیے ایک مقام بنالیا ہے۔" پوپ نے نامزد سفیر کے اِن جذبات کے اظہار پر اُن کا شکریہ ادا کیا اور اس بات پر زور دیا کہ لوگوں اور "بالخصوص مذہبی اقلیّتوں" کو عقیدے اور مذہبی مراسم کی آزادانہ ادائیگی کی ضمانت حاصل ہونا چاہیے۔ واضح رہے کہ ۱۹۹۴ء کے اعداد و شمار کے مطابق بنگلہ دیش کی ۱۲ کروڑ ۳۰ لاکھ کی آبادی میں کوئی سوا دو لاکھ کیتھولک مسیحی ہیں، اور متعدّد کیتھولک سماجی اور تبشیری تنظیمیں بنگلہ دیش میں کام کر رہی ہیں۔ اِن تنظیموں کے مقاصد اور طریقہ کار کے حوالے سے بعض اوقات مقامی آبادی کو شکایات پیدا ہو جاتی ہیں، اور انسانی کمزوری کے تحت گاہے ماہے تشدّد بھی پھوٹ پڑتا ہے۔

پاکستان: "اقلیّتی اُمور کی مکمل وزارت علیحدہ بنائی جائے۔" — پیٹر جان سہوترا

سابق وفاقی وزیر پیٹر جان سہوترا نے کہا ہے کہ اقلیّتوں کے مسائل کو مذہبی اُمور کے مولوی حضرات سمجھنے کے معاملہ میں "کورے" واقع ہوئے ہیں۔ مولویوں کی محدود سوچ نے اقلیّتوں کے مسائل حل کرنے کے بجائے اُنہیں الجھانے میں کردار ادا کیا ہے، اِس لیے مجھ سمیت تمام اقلیّتی ارکانِ پارلیمنٹ کا مطالبہ ہے کہ اقلیّتی اُمور کو مذہبی اُمور کی وزارت سے علیحدہ کر کے مکمل وزارت کا درجہ دیا جانا چاہیے۔ اِن خیالات کا اظہار اُنہوں نے روزنامہ "پاکستان" کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ متروکہ وقف املاک کا اصل مقصد اقلیّتوں کی فلاح و بہبود کرنا تھا، لیکن اِس نے اپنے مقصد سے انحراف کر کے کروڑوں روپے کے گھپلے کیے ہیں۔ اقلیّتوں کے لیے مختص فنڈز کو وزارتِ

مذہبی اُمور کے ایسے افراد چٹ کر گئے جنہیں مولویوں کی اشیر باد حاصل تھی اور آج تک اُن سے کسی نے پوچھا تک نہیں۔ اقلیتوں پر خرچ کرنے کے لیے کروڑوں روپے کہاں گئے؟

ایک سوال کے جواب میں پیٹر جان سہوترا نے کہا کہ اقلیتوں کے مسائل کو سنجیدگی کے ساتھ حل کرنے کی سوچ کا عملی مظاہرہ صرف اقلیتی اُمور کی مکمل وزارت قائم کر کے ہی دیا جاسکتا ہے۔ لاکھوں اقلیتی پاکستانی، وزیراعظم میاں محمد نواز شریف سے حق دیے جانے کے سلسلہ میں انقلابی فیصلے کی اُمید لگائے بیٹھے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ اقلیتوں کے مسائل کو صرف ان کے حقیقی نمائندے ہی بہتر طور پر سمجھ کر حل کرنے کے لیے کوئی اقدام کر سکتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ اقلیتی اُمور کی علیحدہ مکمل وزارت کے قیام سے دُنیا بھر میں پاکستان کا نہایت شاندار تاثر بنے گا اور پاکستان کا وقار بلند ہوگا۔ اقلیتوں کے مسائل کو حل کرنے کے لیے مولویوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا جا سکتا، کیوں کہ وہ ہمارے مسائل سمجھ ہی نہیں سکتے۔ (روز نامہ "پاکستان" - ۲۳ مئی ۱۹۹۷ء)

"مسیحی مومنین کے لیے علم الٰہیات کا آغاز"

["عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے قارئین کے لیے "مکتبہ عناویم پاکستان" کا نام اجنبی نہیں۔ مکتبہ کی چند کتابوں پر ہم تبصرے شائع کر چکے ہیں۔ اشاعتِ کتب کے ساتھ مکتبے نے درس و تدریس کا آغاز کیا ہے۔ پندرہ روزہ "نقیب کاتھولک" (یکم - ۱۵ جون ۱۹۹۷ء) نے حسبِ ذیل اطلاع دی ہے۔ مدیر]

"مکتبہ عناویم پاکستان (People's Forum for Contextual Theologies) ضلع گوجرانوالہ میں مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۹۷ء کو مسیحی مومنین کی تربیّت کے لیے علم الٰہیات کا باقاعدہ آغاز زیرِ نگرانی فادر عمانوئیل عاصی ہو گیا۔ ادارہ ہذا پچھلے سات سال سے پاکستان میں مقامی کلیسیا کی مضبوطی اور کلیسیا میں مومنین کی قیادت اور علمی شراکت کے لیے کام کر رہا ہے، اور روز بروز اس کے ممبران کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وقت تک پاکستان کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں اس کی نمائندگی موجود ہے، لہٰذا یہ قدم اس کی زندگی میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ لاہور، پشاور اور گوجرانوالہ کے طلباء اور دیگر حضرات نے اس میں شرکت کر کے بائبل کی کتب کو اس کے سیاق و سباق، تاریخ، معاشرت اور سوچ کے حوالے سے آگاہی حاصل کر کے آج کے زمانوں میں اس کے معنی اور مفہوم کو ڈھالنے کی تربیّت حاصل کی۔"